اللغة الأردية

٥٠زهرة من حقل النصح للمرأة المسلمة

تأليف : فضيلة الشيخ عبدالعزيز بن عبدالله المقبل
ترجمة وترتيب : شيخ فضل الرحمن عنايت الله

تالیف:

فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ المقبل

ترجمہ وترتیب

شیخ فضل الرحمٰن عنایت اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ ﷺ

اے مسلمان بہن! سن

ایک متقی نیک صالحہ ہمیشہ خیر کی بات کرنے والی عورت، اللہ کے ذکر سے کبھی غافل نہ رہنے والی، کوئی فضول بات زبان سے نہ نکالنے والی، جہنم کا کبھی ذکر آجائے تو اس کی سختیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اللہ کی بارگاہ میں عاجزی وانکساری کے ساتھ ہاتھ اٹھا کر اس سے پناہ مانگنے والی، جنت کا ذکر آئے تو اس کے حصول کے شوق میں ہاتھ پھیلا کر گڑگڑاتے ہوئے اس کا اہل بننے کی اللہ سے التجا کرنے والی، ایسی عورت جو کہ لوگوں سے محبت کرنیوالی اور لوگ اس سے محبت کرنیوالے لوگوں سے الفت کرنے والی اور لوگ اس سے الفت کرنے والے،

اچانک ایک روز اپنی ران میں شدید درد محسوس کرنے لگی، علاج کے طور پر گھریلو علاج اور گرم پانی سے سینک وغیرہ کے ذرائع بروئے کار لائے گئے لیکن درد میں کمی نہ آسکی، بعد ازاں بہت سے

ہسپتالوں کے چکر بھی لگانے پڑے لیکن درد میں کمی نہ آسکی ،اطباء کے مشورہ کے بعد اسے خاوند کے ساتھ لندن کے ایک معروف ہسپتال لے جایا گیا ،ابتدائی طبی علاج کے بعد وہاں بہت سے ٹیسٹ لئے گئے ،جن سے ظاہر ہوا کہ اس کی ران کا مقامِ درد کینسر کا شکار ہو چکا ہے جس کی وجہ سے اس کے خون میں تعفن اور بدبو پیدا ہو چکی ہے۔

اسپیشلسٹ اطباء کے کافی سوچ و بچار کے بعد فیصلہ ہوا کہ اسکی ران کو ٹانگ کے سرے سے کاٹ دیا جائے ورنہ بیماری سارے بدن میں پھیل جانے کا اندیشہ ہے۔

اب اس اللہ کی بندی کو آپریشن روم میں چت لٹا دیا گیا، اللہ کے فیصلے اور قضاء وقدر کے سامنے وہ بے بس ہے لیکن اللہ کے ذکر سے غافل نہیں ،اپنی عاجزی وانکساری اسی کے سامنے پیش کر رہی ہے لیکن پھر بھی اس کی زبان ذکر الٰہی سے رکی نہیں۔ یہ ٹانگ کاٹ دینے والا معاملہ کوئی معمولی کام نہیں، ٹانگ کو کاٹنا ہی ہے اور جسم کے ایک حصہ کو معذور کرنا ہی پڑے گا۔

اطباء کی جماعت نے مقررہ وقت پر آپریشن کی تیاری کرلی، ٹانگ کاٹنے کا نشان لگادیا گیا اور مشین کے کٹر میں بلیڈ رکھ دیا، سب اطباء کی موجودگی میں ایک انجانے خوف وہراس کے عالم میں مشین کو چلادیا گیا لیکن مشین کے حرکت کرنے میں کچھ خرابی پیدا ہوئی،

بلیڈ فوراً ٹوٹ گیا اور مشین کی پاور بند کردی گئی۔

بلیڈ تبدیل کر کے پھر دوبارہ مشین چلائی گئی ،بلیڈ پھر ٹوٹ گیا۔

اطباء حیرانگی کی حالت میں پھر فیصلہ کرتے ہیں کہ بلیڈ بدلا جائے،

اللہ کا حکم ہی نہ ہو تو بلیڈ کیسے کاٹ سکتا ہے، بلیڈ تبدیل کیا گیا تیسری مرتبہ بلیڈ...... پھر ایسا ٹوٹا کہ اطباء کے حوصلے بھی ٹوٹ گئے

کہ یہ کیا ماجرا ہے۔ وہی ٹانگ جسے کاٹنے کیلئے پورے حربے استعمال کیئے گئے اب وہی تمام اطباء پریشانی کی حالت میں علیحدہ ہوکر مشورہ کررہے ہیں کہ اب اس زخم کو نشتر سے کھول کر جراحی کا عمل کرلیا جائے جو شاید اس کیلئے مفید ہو۔

عمل جراحی کیا گیا، درد کی جگہ کو نشتر سے کھولا گیا تو ران سے گلا، سڑا،

بدبودار ایک روئی کا ٹکڑا ملا جس نے سارے بدن اور خون کو متاثر کرر کھا تھا۔ روئی کے بدبودار ٹکڑے کو نکال دیا گیا اور زخم بند کر دیا گیا۔

وہ ''درد'' جس نے سارے جسم کو تکلیف دے رکھی تھی، دن رات کے آرام کو ختم کرر کھا تھا اور وہ درد جس کی بناء پر ٹانگ کاٹی جارہی تھی، اللہ کے حکم سے نہ ٹانگ کاٹی گئی اور نہ درد ہی باقی رہا۔

عورت محسوس کررہی ہے کہ درد نہیں رہا اور اللہ کے حکم سے ٹانگ کٹنے سے بچ گئی، ڈاکٹر صاحبان جنکے چہروں سے تعجب کے آثار ابھی تک زائل نہیں ہوئے آپس میں محو گفتگو ہیں اور اسکے خاوند سے پوچھتے ہیں کہ کیا کبھی اس کی ران کا آپریشن ہوا تھا؟

خاوند کے بتانے پر معلوم ہوا کہ کافی عرصہ قبل ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں میری بیوی کی اسی ٹانگ پر چوٹ آئی تھی جس کا وقتی طور پر علاج کر دیا گیا لیکن بعد میں نہ کبھی احساس ہوا اور نہ کبھی درد۔

قصہ سننے کے بعد سب کی زبان سے یہی بات نکلی کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی خاص عنایت کا یہ سارا نتیجہ ہے کہ ٹانگ محفوظ رہی۔ الحمد للہ

عورت کی خوشی کی انتہاء نہ رہی ،خطرات کے سارے بادل چھٹ گئے ،اسے احساس ہوگیا کہ اب مجھے اطباء کے کہنے کے مطابق ایک ٹانگ پرنہیں چلنا پڑے گا۔اس کی خوشی ،اللہ کی مہربانی اور رب کریم کی رحمت خاص کے راگ آلاپ رہی تھی اور اسے یقین کامل تھا کہ اللہ کی رحمت میرے قریب تھی جسے میں دوران تکلیف بھی محسوس کرتی رہی۔

اے میری مسلمان بہن!

اس عورت کی مثال اللہ کے اولیاء (جن کی گنتی ناممکن ہے) کی مثالوں میں سے ایک مثال ہے جنہوں نے اللہ کے احکام کی پابندی کی ، دوسروں کی رضا چھوڑ کر اللہ کی رضا چاہی، اسی کی محبت کو اپنے دلوں میں بسایا اور صبح وشام اسی کے نام کے گیت گاتے ہوئے جن کی زبانیں نہیں تھکتیں بلکہ مزید لذت محسوس کرتی ہیں۔

یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ کے اوامر بڑے شوق سے قبول کرتے اور بڑی محبت سے ان پر عمل کرتے ہیں۔لیکن اللہ تعالیٰ بھی پھر انہیں بے یارو مددگار نہیں چھوڑتا بلکہ ان کی مدد کرتا ہے،انہیں قوت عطا کرتا ہے،انہیں

اپنی رضا سے نوازتے ہوئے جنتوں میں داخل کر دیتا ہے۔

اے میری مسلمان بہن!

اس دنیا میں انسان اپنی اس عارضی قوت اور زوال پذیر مال و دولت پر فخر کیئے بیٹھا ہے، وہ اپنے آپ کو سمجھتا ہے کہ وہ سب لوگوں سے زیادہ باعزت اور باوقار ہے، لوگوں کو باتوں کے ذریعے سب سے بہتر قائل کر سکتا ہے، سب سے زیادہ ہاتھ پاؤں مار سکتا ہے، بڑے مضبوط دلائل کا مالک ہے، اسکے بڑے دوست واحباب اور بڑے حواری ہیں، اسے کسی چیز کی محتاجی نہیں۔

لیکن نادان! اسے کیا معلوم کہ جب زمانے کی ہوا مصیبتیں لے کر آتی ہے تو اسے بھی پہنچ کر رہتی ہیں اور ہو سکتا ہے اس کی سہولتیں اسی کیلیے مصائب کی آخری کڑی ثابت ہوں، اسکی سربراہی چلی جائے، اسکی عزت ختم ہو جائے اور وقار خیر باد ہوتا نظر آئے اور وہ اس بچے کی طرح بے سہارا ہو جائے جو اپنے باپ کی تلاش میں دوڑتا پھرتا ہے، لوگوں کی مدد کا طالب ہو، بدحالی کے ایسے مقام پر پہنچ جائے کہ لوگوں سے رحم و

کرم کی بھیک مانگنے والا بن جائے۔

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ انسان جو اپنے خالق حقیقی سے روگردانی کرنیوالا ہے، اللہ کے طرف نہیں آنے والا، جو اللہ سے تعلق بنا کر نہیں رکھنے والا اور اسی رب کو اپنا ملجا و ماویٰ نہیں سمجھنے والا،

وہ حیوان بن جاتا ہے۔

جو اپنی مرضی، اپنی طبیعت اور اپنی خواہش کی مان کر چلتا ہے، اپنی ذات کو ہی پسند کرتا ہے، جو ہر وقت فائدہ ڈھونڈنے کے چکروں میں رہتا ہے، وہ اس سچے مسلمان کے بالکل برعکس ہے جو اپنے دین کے مطابق عمل کرتا ہے، لوگوں کیلئے بھلائی کا طالب اور برائی کو ناپسند کرتا ہے، غریب لوگوں کی مدد کیلئے ہر وقت کمر بستہ، فقیر و نادار اور محتاجوں کی حاجات کو پورا کرنے کیلئے شب و روز تیار رہتا ہے۔

اے مسلمان بہن!

مسلمان مرد اور مسلمان عورت کو امتیاز کا رتبہ تب ملتا ہے

جب وہ اللہ کی ذات سے تعلق بنا کر رکھتا ہے، اپنی زندگی شریعت

مطہرۃ کے مطابق گزارتا ہے اور جن کو اس کی بات پر عمل کرنے میں راحت اور سکون قلب نصیب ہوتا ہے۔

آپ جب کبھی بھی انہیں دیکھیں گے انکے چہروں پر بشاشت اور مسکراہٹ ہی نظر آئے گی۔ خواہ ان کے حالات کتنے ہی نا مساعد اور مشکلات سے دو چار ہی کیوں نہ ہوں۔

لیکن وہ جانتے ہیں کہ جو مصیبت ان کو پہنچی ہے وہ رکنے والی نہ تھی اور جو نہیں پہنچی وہ آنے والی نہ تھی، وہ کسی پسندیدہ چیز کے نہ ملنے کا کبھی بھی افسوس نہیں کرتے اور نہ کبھی ناپسندیدہ چیز کے پہنچ جانے کو بوجھ اور مصیبت سمجھتے ہیں۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ پسندیدہ چیز مل جانے کے بعد ندامت، شرمندگی اور خسارہ ہو جاتا ہے اور کبھی ناپسندیدہ چیز کے ملنے پر بھلائی، خوشی اور فائدہ میسر آجاتا ہے۔

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں کتنے ہی اچھے انداز میں اس نادان انسان کو سمجھانے کیلئے بیان فرمایا۔

﴿عَسَىٰ أَن تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسَىٰ أَن تُحِبُّوا شَيْئًا

وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴾

''ممکن ہے تم کسی چیز کو برا جانو دراصل وہی تمہارے لئے بھلی ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو اچھا جانتے ہو حالانکہ وہ تمہاری لئے بری ہو'' (سورۃ البقرۃ: آیت نمبر:216)

انہیں دنیا کی چمک دمک، زیب وزینت، بناوٹ اور سجاوٹ، فخر وغرور اور تکبر میں نہیں ڈالتی، لیکن جو مقدر میں لکھا جا چکا ہے وہ انہیں چھوڑ بھی نہیں سکتے۔ قرآن کریم میں فرمان الٰہی ہے۔

﴿وَابْتَغِ فِيمَا آتَاكَ اللَّهُ الدَّارَ الْآخِرَةَ وَلَا تَنسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا﴾

''اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دے رکھا ہے اس میں سے آخرت کے گھر کی تلاش بھی رکھ اور اپنے دنیوی حصے کو بھی نہ بھول''

(القصص، آیت:77) یعنی آخرت کیلئے بھی کرو اور دنیا کیلئے بھی۔

دنیاوی زندگی پر بھروسہ نہ ہونے کا علم رکھتے ہوئے اور ماحول ومعاشرہ اور وقت کے مصائب اور تکالیف کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ کسی انسان کیلئے مناسب نہیں کہ وہ غصہ میں آ کر آپے سے باہر ہو جائے یا کسی چیز کے نہ

ملنے پر افسوس کرے کیونکہ یہ دنیا اس اُخروی گھر ("دارالقرار" جو ہمیشگی والا اور ابدی گھر ہے) کے برابر نہیں ہو سکتا ہے کہ جہاں ہر قسم کی ایسی نعمتیں موجود ہیں "مَالَا عَیْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرْ" جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں، نہ کسی کان نے سنیں اور نہ ہی کسی سچے مسلمان کے دل میں کھٹکیں۔

اے مسلمان بہن! یاد رکھ! دنیاوی زندگی اگر رکاوٹوں سے خالی اور مصائب و مشکلات سے پاک بھی ہو جائے (جو ہے تو ناممکن) لیکن لیکن صرف موت کا تذکرہ کر دینا ہی اسکی مٹھاس بھری لذتوں کو کڑواہٹ اور کثرت کو قلت میں تبدیل کر دیتا ہے۔

انسان تو چاہتا ہے کہ میری زندگی بہت لمبی ہو۔ کسی قسم کی مصیبت، کوئی پریشانی، کوئی بیماری وغیرہ نہ آئے، لیکن دستور دنیا ہے کہ ایک مصیبت اگر ختم ہوتی ہے تو دوسری آن گھیرتی ہے۔ اقرباء اور رشتہ داروں کی موت ابھی بھول نہیں پاتی کہ دوست احباب میں سے کسی کی موت کا پیغام مل جاتا ہے۔ جسم سے ایک درد ختم ہوتا ہے تو دوسرا پکڑ لیتا ہے،

اور پھر کبھی انسان کے دل کی دھڑکن کھانے پینے کی تبدیلی سے بڑھ جاتی ہے جس سے انسان کو اگر موت یاد آجائے تو گھبرا جاتا ہے، اس کا مرض مزید بڑھ جانے کی وجہ سے خوف و ہراس طاری ہو جاتا ہے گویا کہ اس کا یہ خوف موت کے آنے میں رکاوٹ بن جائے گا یا اس سے اسے دور لے جائے گا۔ آنے والا دن اللہ ہی جانتا ہے۔

لیکن آہ: انسان کی کمزوری: کتنی ہی حقیر اور کتنی ہی بے سروسامان ہے آپ جب اسے جوانی میں دیکھتے ہیں مکمل طور پر زندگی کے ہر شعبہ سے گزرنے والا، ہشاش بشاش رہنے اور بھرے جسم سے لطف اندوز ہونے والا اور کبھی اپنی جوانی کے عروج پر بھی نہیں پہنچ پاتا کہ چہرے پر بڑھاپے کے آثار، کمر میں خم، جسم میں کمزوری اور کام میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ آپ جسے دیکھا کرتے کہ مالدار تھا، غنی تھا، محلوں میں رہنے والا، گاڑیوں اور جہازوں کے بغیر سفر نہ کرنے والا، قالینوں پر جس کا اٹھنا بیٹھنا تھا وقت نے کروٹ بدلی تو اسے وہاں رہنے کو جگہ ملی جہاں کبھی رہنا پسند نہ کرتا تھا، سواری وہ ملی جس پر بیٹھنا اپنے لئے ہتک

سمجھتا، لباس وہ نصیب ہوا جو کبھی وہ ملازموں کیلئے بھی مناسب نہ سمجھتا، غرضیکہ حالات زندگی بالکل بدل جاتے ہیں، امیری سے غریبی اور خوشحالی سے بدحالی میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔

لیکن حیاتی زندگی کا مزہ اس کا حسن و جمال اس کی ترقی و کمال اس وقت تک حاصل نہیں کیا جا سکتا جب تک اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت نہ ہو جس کا انسان کو مکلّف بنایا گیا ہے۔ کہ وہ اسے ہی مضبوطی سے پکڑ کر اس پر عمل کرے، اسے ہی اپنا منہج اور اصول زندگی بنا لے تا کہ اس پر عمل کر کے اپنے ضمیر کو مطمئن کر سکے،

بغیر کسی دشواری، بغیر کسی تأمل اور سوچ و بچار کے، ٹھنڈے دماغ سے، خوشی خوشی اپنا وقت بسر کرے، جسنے اسپر ظلم کیا اس سے درگزر کر دے جس نے اس کیلئے برا اور غلط سوچا اسے معاف کر دے، چھوٹے پر رحم اور بڑے کی عزت کرے، لوگوں کی خدمت میں پیش پیش رہنا اسے اچھا لگے، ہر چھوٹے بڑے کا کام بغیر کسی لالچ و طمع کے اللہ کو راضی کرنے کیلئے کرے، جب اس پر کوئی مصیبت آ جائے تو صبر کرے۔

ایسے انسان کو جب موت آتی ہے تو اس دنیا کے مصائب سے بالکل پاک صاف ہوکر جنت الخلود کی طرف چلا جاتا ہے۔

اے میری بہن!

یہ صفحات چند نصیحتوں کا ایک مجموعہ ہے جو آپ کیلئے پیش کیا گیا ہے۔ جو وقت گذر چکا ہے اس پر نادم ہوتے ہوئے آئندہ زندگی کو ان پر عمل کر کے بہتر بنایا جاسکتا ہے۔ اللہ کے حکم سے زندگی شقاوت سے راحت میں، بدبختی سے خوش بختی میں تبدیل ہوجائے گی بلکہ آپ اپنی زندگی کا مزہ ہی پہلے سے مختلف پائیں گی۔

یہ چند ارشادات صرف اصلاح اور طلب اجر کیلئے تحریر کئے گئے اور اس کے ساتھ ہی نصیحتوں کے پھول آپ کی خدمت میں پیش کررہا ہوں اللہ تعالیٰ ان پر عمل کی توفیق سے نوازے۔ آمین۔

مؤلف

زیادہ باتیں کرنا

اے مسلمان بہن!

1۔ فضول اور زیادہ باتیں کرنے سے بچ جا!

﴿لَا خَیْرَ فِیْ کَثِیْرٍ مِّن نَّجْوَاھُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَیْنَ النَّاسِ﴾

(پارہ نمبر:5،سورۃ النساء،آیت نمبر:114)

ترجمہ: لوگوں کی خفیہ سرگوشیوں میں اکثر و بیشتر کوئی بھلائی نہیں ہوتی۔ ہاں اگر کوئی پوشیدہ طور پر صدقہ و خیرات کرے یا کسی نیک کام کی تلقین کرے یا لوگوں میں صلح کرانے کیلئے (مشورہ وغیرہ کرلے)

اور اے بہن! تجھے علم ہونا چاہئے! کہ تیری ہر بات کو لکھنے والے اور اسے نوٹ کرنے والے ہر وقت موجود ہیں: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

﴿عَنِ الْیَمِیْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِیْدٌ ٭ مَا یَلْفِظُ مِن قَوْلٍ إِلَّا لَدَیْهِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ﴾ (پارہ:26،سورۃ:ق،آیات:17،18)

ترجمہ: ایک دائیں طرف اور ایک بائیں طرف بیٹھا ہوا ہے۔

"تم جو بات بھی منہ سے نکالتے ہو، اس پر نگران موجود ہے"۔

بہتر ہے کہ جو بات کریں بڑی مختصر، با معنی اور با مقصد ہو اور جو بات

منہ سے نکالیں سوچ سمجھ کر نکالیں!

۔قرآن کریم کی تلاوت کیا کر!

کوشش یہ کریں کہ ہر روز قرآن کی تلاوت کی جائے، قرآن پڑھنا

آپ کا روزانہ کا معمول بن جانا چاہیئے، اور یہ بھی کوشش کریں کہ

حسب استطاعت جتنا ہو سکے زبانی حفظ کیا جائے تاکہ قیامت کے روز

اجر عظیم، اعلیٰ درجات اور بہترین مقام سے نوازا جائے۔

صحابیٔ رسولؐ جناب عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں

کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

((يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ إِقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ

فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَؤُهَا)) صاحب قرآن کو کہا

جائے گا کہ (ٹھہر ٹھہر کر) ترتیل سے پڑھتا جا اور چڑھتا جا! اور اسی

طرح قرآن کی تلاوت کرتا جا جیسے دنیا میں (ٹھہر ٹھہر کر) کیا کرتا تھا تیری منزل وہاں ہوگی جہاں تیری آخری آیت کی تلاوت ہوگی۔

(ابوداؤد:1464)

3۔ جوسنا وہ بیان کرنا:

یہ اچھی بات نہیں کہ جو آپ سنیں اسے آگے بیان کریں ہوسکتا ہے اس میں کچھ جھوٹ کی ملاوٹ ہو۔

صحابیٔ رسول ﷺ جناب ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كَفَى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ))

آدمی کیلئے یہی جھوٹ کافی ہے کہ ہر سنی بات کو بیان کرے۔

(صحیح الجامع الصغیر:4482)

4۔ بڑائی بیان کرنے سے بچ جا!

فخریہ کلمات اور بڑائی بیان کرنا یعنی جو چیز آپ کے پاس نہیں اس کا اپنی ملکیت ظاہر کرنا، اپنی ذات کو اونچا دکھانے اور لوگوں کی نظروں میں بڑا

بننے کیلئے کوئی الفاظ استعمال نہ کریں!

اُم المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں

[أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَقُوْلُ إِنَّ زَوْجِيْ أَعْطَانِيْ مَالَمْ يُعْطِنِيْ ؟]] قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

((اَلْمُتَشَبِّعُ بِمَالَمْ يُعْطَ، كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُوْرٍ))

(بخاری:5219،مسلم:5705)

ایک عورت نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں کسی کو بتاؤں کہ یہ چیز میرے خاوند نے دی ہے جبکہ اس نے نہیں دی ہوتی تو کیا ایسا کہنے میں کوئی حرج ہے؟ تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وہ ایسا ہے جیسے کوئی بناوٹی کپڑے پہننے والا ہو"

(دھوکہ ہے، فریب کاری ہے)

5۔ اللہ کا ذکر کرتے رہنا!

اے بہن! ہر وقت اللہ کا ذکر کرتی رہا کر! اللہ کے ذکر سے ہر مسلمان کیلئے بہت سے روحانی، شخصی، نفسی، جسمانی اور اجتماعی فائدے ہیں۔

کسی حالت اور کسی وقت میں بھی اللہ کے ذکر سے غافل نہ رہنا!

اللہ تعالیٰ نے اپنے مخلص اور عقل مند بندوں کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا: ﴿اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَاماً وَّقُعُوْداً وَّعَلٰی جُنُوْبِھِمْ﴾ (پارہ نمبر:4، سورۃ آل عمران، آیت نمبر:191)

وہ "اللہ تعالیٰ کا ذکر کھڑے، بیٹھے اور اپنی کروٹوں پر لیٹے ہوئے کرتے ہیں"۔ یعنی ہر حال میں اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔

صحابیٔ رسول ﷺ جناب عبداللہ بن بسر المازنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

[[أن رَجُلاً قَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ إِنَّ شَرَائِعَ الإِسْلَامِ قَدْ کَثُرَتْ عَلَیَّ فَأَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ أَتَشَبَّثُ بِہِ؟ قَالَ: لَا یَزَالُ لِسَانُکَ رَطْباً مِنْ ذِکْرِ اللّٰہِ]] (ترمذی:3375، ابن ماجہ:3793)

کہ ایک آدمی نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اسلام کے امور بہت ہو گئے ہیں تو مجھے کچھ مختصر سی چیز بتا دیں میں اسی پر عمل کرتا رہوں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا: تیری زبان ہر وقت اللہ کے ذکر میں مشغول رہنی چاہیئے۔

6۔ بات کرنے میں فخر کرنا:

جب بھی کسی سے بات کرنا ہو تو غرور سے بچ کر بُرے الفاظ اور طرش لہجے میں گفتگو نہ کرنا! یہ طریقہ اور یہ عادت اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ناپسندیدہ ہے۔

جیسا کہ ہادیٔ امت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

((إِنَّ مِنْ أَبْغَضِكُمْ إِلَيَّ وَأَبْعَدِكُمْ مِنِّيْ مَجْلِساً يَّوْمَ الْقِيَامَةِ اَلثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ وَالْمُتَفَيْهِقُوْنَ))

قیامت کے دن تم میں سے سب سے ناپسندیدہ میرے نزدیک وہ ہونگے جو بہت باتونی، بے تکی، بناوٹی، اور فخریہ تکبر کی باتیں کرنے والے ہوں گے۔ (ترمذی:1642)

7۔ خاموشی اختیار کرنا:

اے میری بہن! آپکی ذات میں اللہ کے رسول ﷺ کی عادت مبارکہ کی جھلک ملنی چاہیئے۔ خاموشی زیادہ اختیار کرنا، تفکر کرنا اور کم ہنسنا۔

جناب سماک رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا: کیا آپ کا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھنا ہوا ہے؟ فرمایا: ”ہاں“

[[كَانَ طَوِيْلُ الصَّمْتِ قَلِيْلُ الضِّحْكِ وَكَانَ أَصْحَابُهُ يَذْكُرُوْنَ الشِّعْرَ وَأَشْيَاءً مِّنْ أُمُوْرِهِمْ فَيَضْحَكُوْنَ وَرُبَّمَا تَبَسَّمَ]] بہت زیادہ خاموشی اختیار کرتے، کم ہنستے، آپ کے اصحاب کرام رضی اللہ عنہم کبھی کوئی دلچسپ بات کیا کرتے تو ہنس لیا کرتے اور کبھی کبھار مسکرا دیتے۔ (مسند احمد 5/68)

اگر بات کرنا چاہو تو بڑے سلیقے اور نرمی سے، بھلائی اور خیر خواہی کی بات کریں! ورنہ خاموشی بہتر ہے۔ یہ بھی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی سبق دیا ہے، فرمایا:

((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ)) ”جو اللہ اور قیامت پر یقین رکھتا ہے اسے چاہیے کہ وہ خیر کی بات کرے یا پھر خاموش رہے“۔ (بخاری:6018)

8۔کسی کی بات کو کاٹ دینا:

بات کرنے والے کی بات کاٹنے سے رک جائیں!اوراگرکسی کو جواب دینے کا موقع ملے تو بڑے روکھے پن ،اسکی ہتک عزت یااس کا مذاق اڑانے کے انداز میں جواب نہ دیں،ہر ایک کی بات بڑے ادب اور دھیان سے سنیں!اوراگر جواب دینا پڑے تو بڑی خوش اسلوبی اور نرم لہجے میں جواب دیں۔خوشی اور نرمی کے انداز میں جواب دینے سے آپ کی شخصیت ایک اچھے انسان کی شخصیت کا مظہر ہوگی۔

9۔بات کرنے میں کسی کی نقل اتارنا:

دوران گفتگو کسی کا مذاق اڑانے سے مکمل اجتناب کریں!کوئی بیچاری اگر بات صحیح نہیں کرسکتی،کسی کی زبان میں لکنت ہے یاکسی کی زبان میں روانی نہیں تو اسکی نقل اتارنے یا اس کا مذاق بنانے کی کوشش مت کریں:اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّن قَوْمٍ عَسَى أَن يَكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّن نِّسَاءٍ عَسَى أَن يَكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ﴾

(پارہ:26،سورۃ الحجرات،آیت نمبر:11)

ترجمہ:اے ایمان والو! مرد دوسرے مردوں کا مذاق نہ اڑائیں ممکن ہے کہ یہ ان سے بہتر ہوں ،اور عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق نہ اڑائیں ممکن ہے کہ یہ ان سے بہتر ہوں۔

اوررسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

((اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا یَظْلِمُهٗ وَلَا یَخْذُلُهٗ وَلَا یَحْقِرُهٗ ....بِحَسْبِ امْرِیءٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ یَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ))

(مسلم:2564)مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔وہ اس پر ظلم نہیں کرتا، نہ اس کو ذلیل کرتا ہے اور نہ اسے حقیر جانتا ہے۔کسی آدمی کے برا ہونے کی اتنی علامت کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے۔

10۔تلاوت خاموشی سے سنیں!

جب قرآن کریم کی تلاوت ہو رہی ہو تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے کلام کا ادب کرتے ہوئے ہر قسم کے بات سے رک جانا چاہئے!

جیسا کہ اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾ (پارہ:9،سورۃ الاعراف: آیت نمبر:204)

ترجمہ: اور جب قرآن پڑھا جارہا ہو تو اس کی طرف کان لگا کر سنو! اور خاموش رہا کرو! امید ہے کہ تم پر رحمت ہو۔

1۔ بات کرنے سے پہلے سوچیں!

بات کرنے سے پہلے اپنی بات کو سوچ لیں! ایسا نہ ہو کہ آپ کی زبان سے جلدی میں غلط اور قابل مواخذہ بات نکل جائے ، بلکہ کوشش کریں کہ زبان سے بڑی نرم، مناسب اور اچھی بات ہی نکلے۔

طرش، ٹیڑی، الٹی سیدھی اور سخت بات نہ نکلنے پائے جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب بن جائے۔

زبان کے کلمات کے بڑی اہمیت ہے، کتنے ہی ایسے انسان ہیں جنہوں نے اپنی زبان سے چند کلمات نکالے تو ان کے اور انکے معاشرے کیلئے مصیبت کا سبب بن گئے اور اسی طرح کتنی ہی ایسی باتیں ہیں جن کی ادائیگی سے انسان جنت کا حقدار بن گیا اور کتنی ہی ایسی ہیں جن کی

ادائیگی سے جہنم کے گڑھے میں جا گرا۔

صحابیٔ رسول ﷺ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ الْعَبدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ لَا يُلقِيْ لَهَا بَالًا يَرْفَعِ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَاتٍ، وَاِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ لَا يُلقِيْ لَهَا بَالًا يَهْوِي بِهَا فِيْ جَهَنَّمَ))

(بخاری:6478)

"بعض دفعہ انسان اللہ کی رضا مندی کی بات کرتا ہے جسکی اہمیت کا اسے احساس نہیں ہوتا لیکن اللہ مالک الملک اس کی وجہ سے اس کے درجات بلند کر دیتے ہیں اور بعض دفعہ وہ اپنے منہ سے اللہ کی ناراضگی کا ایسا کلمہ نکالتا ہے جسکے انجام کا تو اس کو علم نہیں ہوتا لیکن اسکی وجہ سے وہ جہنم میں چلا جاتا ہے"۔

صحابیٔ رسول ﷺ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا:

کیا میں تجھے تمام نیکیوں کی جڑ نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا: ہاں ضرور:
اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! "آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنی زبان مبارکہ کو پکڑا اور فرمایا: اس کو روکے رکھ (یعنی زبان کی
حفاظت کرتے رہنا) میں نے عرض کیا:

((وَاِنَّا لَمُؤَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَکَلَّمُ بِهٖ؟فَقَالَ ثَکِلَتْكَ اُمُّكَ يَا مُعَاذُ!وَ
هَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوهِهِم اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ))

(ترمذی:2616،ابن ماجہ:3973)

اے اللہ کے رسول! کیا ہم اپنی باتوں کی وجہ سے پکڑے جائیں گے؟
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"
تمہاری ماں تمہیں گم پائے زیادہ تر لوگ اپنی زبانوں کی وجہ سے
اوندھے منہ جہنم میں ڈالے جائیں گے"۔

12۔ اپنی زبان نیکی کیلئے استعمال کریں!

اپنی زبان کا استعمال ضرور کریں! کیونکہ یہ اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے۔
لیکن "امر بالمعروف اور نہی عن المنکر" کیلئے۔ نیکی کے کام کا حکم اور

برائی کے کام سے روکنے کیلیئے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

﴿لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّن نَّجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ﴾

(پارہ:5، سورۃ النساء، آیت نمبر:114)

ترجمہ: لوگوں کی سرگوشیوں میں اکثر و بیشتر کوئی بھلائی نہیں ہوتی مگر جس نے صدقہ کرنے کا حکم دیا یا نیک کام کرنے کا یا لوگوں کے درمیان اصلاح کرنے کا حکم دیا، تو ان چیزوں میں بھلائی اور فائدہ ہے۔

علم سیکھنا۔۔۔۔۔۔میری مسلمان بہن!

13۔ علم سیکھنا ایک اچھا کام اور باعزت راستہ ہے۔

سیدہ شفاء بنت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں:

[[دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا عِنْدَ حَفْصَةَ فَقَالَ لِي : أَلَا تُعَلِّمِيْنَ هٰذِهِ يَعْنِي حَفْصَةَ رُقْيَةَ النَّمْلَةِ كَمَا عَلَّمْتِيْهَا الْكِتَابَةَ]]

(رواہ احمد: ابوداؤد:3887)

کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اس

وقت میں اُم المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''تو اسے زخموں پر پڑھنے کا دم کیوں نہیں سکھا دیتی جیسے تو نے اسے لکھنا (کتابت کرنا) سکھایا تھا''۔

۔ علم دین کو سمجھنے، سمجھانے کیلئے سیکھیں:

علم سیکھنے کا مطلب یہ نہیں کہ آپ کے پاس کوئی سرٹیفیکیٹ ہی ہو جو کوئی عہدہ، اعلیٰ نوکری یا نام پیدا کرنے کیلئے حاصل کرنا لازمی سمجھا جاتا ہے، نہیں! بلکہ دین اسلام کو اسکے احکام کے ساتھ جاننے کیلئے، قرآن کو بہتر سے بہتر طریقے سے پڑھنے کی معلومات ہونا اسلیئے ضروری ہے کہ کم از کم اپنے رب کی عبادت مکمل بصیرت کے ساتھ کی جا سکے۔

اور تعلیم حاصل کرنے کا مطلب ہی یہی ہے کہ ایک عورت اپنی اور اپنی اولاد وغیرہ کی تربیت اس صحیح منہج کے مطابق کر سکے جو منہج اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور اسی پر ان کے صحابہ کرامؓ، تابعین عظام اور صالحین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نے سیدھی اور محفوظ راہ پانے کیلئے عمل کیا۔

15۔ کسی کم علم والے کا مذاق نہ اڑائیں!

کسی ایسی بہن کا مذاق نہ اڑائیں جو پڑھنا لکھنا نہیں جانتی اور نہ ہی اپنے آپ کو علم میں بہتر اور دوسری کو کم تر سمجھیں بلکہ دوسری بہن کے ساتھ تواضع اور نرمی سے پیش آئیں، نرم اسلوب اختیار کرنا دوسروں کی نظروں میں عزت و وقار کو بلند کرنے میں آپ کا معاون ثابت ہوگا ورنہ آپ کا سخت رویہ آپ کے علم کیلئے وبال بن جائے گا۔

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا:

((مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ أَوْ لِيُبَاهِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ لِيَصْرِفَ وُجُوْهَ النَّاسِ اِلَيْهِ فَهُوَفِي النَّارِ))

(دارمی:373،ابن ماجہ:253)

انہوں نے ارشاد فرمایا: کہ جس نے علم اسلئے سیکھا کہ وہ بیوقوفوں سے جھگڑا کرے یا علماء سے فخر کرے (برتری دکھانے کیلئے) اور لوگوں کا منہ پھیر دینے کیلئے وہ جہنم میں جائے گا۔

16۔گانا سننا جائز نہیں: اے میری بہن! اپنی سماعت کو اپنے کانوں کو گانے، موسیقی اور فحش باتوں سے پاک رکھ۔

گانا یہ زبان اور کانوں کی آفات میں سے بڑی آفت ہے اور موجودہ زمانہ میں مسلمانوں کی اکثریت اس آفت سے دوچار ہے جس کی وجہ سے دلوں کو پریشانی، بے چینی، افسردگی، شقاوت قلبی، اللہ کے ذکر سے اعراض، اس کی کتاب کی تلاوت کیلئے وقت نہ ملنے کی بناء پر دلوں میں سختی آچکی ہے، لوگوں سے علیحدگی اور نفرت زیادہ ہوتی چلی جارہی ہے۔ یہی سبب ہے کہ ایک بندے کے دل سے غیرت کم ہوتی چلی جارہی ہے۔ علماء کرام کا فرمان ہے۔

کہ گانا بجانا، زنا کا پیش خیمہ ہے، یہ بدکاری کا پیغام ہے، شیطان کی اذان ہے۔ گانا دلوں میں نفاق پیدا کرتا ہے، سوءِ خاتمہ اور بدانجامی کی طرف لے جاتا ہے، آخری لمحات زندگی کو بھلائی سے بیگانہ بنا دیتا ہے۔ اللہ رب العزت کا فرمان ہے۔

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْتَرِىْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَن سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾

(پارہ:21،سورہ لقمان: آیت نمبر:6)

ترجمہ:اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو لغو باتوں کو مول لیتے ہیں تا کہ لاعلمی میں اللہ کی راہ سے لوگوں کو بہکائیں۔

صحابیٔ رسول ﷺ جناب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''لھوالحدیث'' کا مطلب ''گانا بجانا'' ہے۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَيَكُوْنَنَّ مِنْ أُمَّتِيْ أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّوْنَ الْحِرَّ وَالْحَرِيْرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ)) (بخاری:5590) میری امت میں کچھ لوگ ہوں گے جو بدکاری، ریشم، شراب اور ناچ گانے کو حلال سمجھیں گے۔

اے بہن! گانے اور موسیقی کے قریب نہ جا۔

اپنا یہی وقت اللہ کے ذکر اور تلاوت قرآن میں لگا لے!

ثواب بھی ہوگا اور دلی اطمینان وسکون بھی نصیب ہوگا۔

☆☆☆

لباس

۔اے بہن! باریک اور تنگ لباس نہ پہن!

آپ مسلمان ہیں آپ کا لباس ہمیشہ شریعت کے دائرہ میں ہونا چاہیے نہ اتنا باریک ہو کہ جسم نمایاں ہو اور نہ ہی اتنا تنگ کہ اعضاء کی ہیئت ظاہر ہو رہی ہو۔

۔بغیر آستین لباس نہ پہنیں۔

سلیولیس اور کھلے گلے والی قمیص اور کرتے جو گردن اور سینے کو نہ ڈھانپ سکیں ان سے اجتناب کریں! ایسا نہ ہو کہ اٹھتے بیٹھتے یا سواری پر سوار ہوتے اور اترتے وقت پردہ ہٹ جانے کی وجہ سے جسم ظاہر ہو جائے۔

ایک حدیث میں ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے اس آدمی پر جو عورتوں جیسا لباس پہنتا ہے اور اس عورت پر جو مردوں جیسا لباس پہنتی ہے۔(ابوداؤد:4098)

اجتماعات

19۔اے میری بہن! بری مجلس سے بچ جا:

اے بہن: اللہ تیری حفاظت فرمائے بری مجلسوں میں شرکت سے اپنے آپ کو دور رکھ۔اور جتنی جلدی ممکن ہوسکتا ہے اچھی محفلوں اور اچھی علم جاننے والی ،بااخلاق عورتوں کے اجتماعات میں شمولیت کرنے کی کوشش کر!

20۔مجلس میں اللہ کا ذکر کرتی رہو:

جب آپ کسی مجلس میں اکیلی یا اپنی چند بہنوں کے ساتھ بیٹھی ہو تو اللہ کا ذکر کرنے سے غفلت نہ کرنا! اور کوشش یہی کرنا کہ زبان اللہ کے ذکر میں مشغول رہے! جب مجلس سے فارغ ہوں تو تیرے حصے میں بیٹھنے کا بھی ثواب لکھا جائے: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ فِيْهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةٌ))

جو شخص کسی مجلس میں بیٹھے اور اللہ کا ذکر نہ کرے، تو اس کا بیٹھنا اللہ کی

طرف سے اس کیلئے بوجھ بن جائے گا۔یعنی اس کیلئے حسرت اور ندامت ہوگی ۔(ابوداؤد:4856)اور پھر جب آپ مجلس ختم کرنے، مجلس برخواست کرنے کا ارادہ کریں تو یہ دعا پڑھنا نہ بھولیں!

"سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ"

(صحیح الترغیب والترہیب:1516)

جب آپ یہ دعا پڑھیں گی تو مذکورہ مجلس میں جولغو، بے معنی، فضول باتیں اور غلطیاں ہوں گی اللہ تعالیٰ سب لغزشوں اور غلطیوں کو معاف فرمادیں گے۔یعنی یہ دعا آپ کی مجلس کا کفارہ بن جائے گی۔

21۔دوسروں کی باتیں کرنے سے بچ جا!

اے میری بہن: اپنی مجلس کو غیبت، چغلی اور فضول باتوں سے پاک رکھنے کی عادت بنا! کیونکہ یہ انتہائی بری، اور ناپسندیدہ عادت ہے۔اور ڈرتی رہو کہ کہیں اسکے برے انجام اور سزا کی لپیٹ میں نہ آجانا!

اللہ رب العزت کا فرمان ہے۔

﴿ وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضاً أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتاً فَكَرِهْتُمُوهُ ﴾

(پارہ:26،سورۃ الحجرات: آیت نمبر:12)

ترجمہ:تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے۔کیا تم میں سے کوئی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرتا ہے؟
تمہیں اس سے کراہت آئے گی۔

22۔کسی کو مجلس میں مت ڈانٹیں!

کسی مجلس میں اگر کسی کی زبان سے نامناسب کلمات نکل جائیں یا کوئی غلطی ہو جائے تو آپ اس کی اصلاح ضرور کریں! لیکن وہیں لوگوں کے سامنے نہیں بلکہ مجلس کے اختتام پر موقع پا کر علیحدگی میں بڑی نرمی کے ساتھ اسے سمجھا دینے میں آپ کا فرض بھی ادا ہو جائے گا اور اس کی اصلاح بھی ہو جائے گی۔

لوگوں کے سامنے غلطی بتانے میں یا ڈانٹنے سے ہو سکتا ہے آپ کی بہن اپنے لئے ہتک سمجھے اور دوسری مرتبہ شاید آپ کی مجلس میں نہ آئے۔

کتب خانہ/ لائبریری

23۔ گھر میں ایک کتب خانہ بنالیں!

اے بہن!

کوشش یہ کریں کہ گھر کے ایک کونے یا گھر میں کسی مناسب جگہ پر ایک لائبریری بنالی جائے جس میں چند ایسی مفید کتابیں موجود ہوں جس سے آپ اور آپ کے گھر والے سب فائدہ اٹھائیں۔

24۔ مخرب اخلاق لٹریچر پر پابندی لگادیں:

اپنا قیمتی وقت ضائع کرنے سے گریز کریں! نامناسب باتوں، غیر مفید رسالوں، میگزینز اور لٹریچر جس میں اخلاق کو بگاڑنے والی باتیں ہوں ان کو پڑھنے اور دیکھنے میں وقت ضائع نہ کریں:

بلکہ ایسی چیزوں پر گھر میں لانے کی پوری پابندی لگادیں کہ ایسی چیزیں گھر میں نہ لائی جائیں۔ اگر آئیں گی تو انہیں دیکھا بھی جائے گا اور پڑھا بھی جائے گا۔ نہ گھر آئیں گی نہ ان کو دیکھنے کا موقع ملے گا۔

25۔ سیرت صحابیاتؓ کا مطالعہ لازم کریں:

بہتر ہے کہ آپ کے ٹیبل اور آپکی لائبریری میں مختلف موضوع پر ایسی کتب ہوں جو ہر عورت اور ہر بچہ پڑھ سکے۔ آسان فہم کتابیں ہوں جیسے تفسیر ابن کثیر، سیرت ابن ہشام، کتاب التوحید، عقیدہ واسطیہ، ریاض الصالحین وغیرہ جس سے ہر ایک اپنے عقیدے، اپنے دین، اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ، صحابہ کرامؓ کے شب وروز، بچوں کی تربیت، والدین کے حقوق، گھر والوں کے حقوق، روزمرہ پیش آنے والے مسائل کے بارے میں معلومات حاصل کر کے اپنے علم وعمل میں اضافہ کر سکے۔

یہ اسی وقت چیزیں حاصل ہوں گے جب گھر سے ایسی تعلیم حاصل کرنے کا شوق پیدا ہوگا۔ گھر میں بیٹھے وقت بھی ضائع نہ ہوگا اور علم کا خزانہ بھی مل جائے گا۔

26۔ کسی مفید نئے لٹریچر کا علم ہو جانا:

جب آپکو کوئی مفید پمفلٹ یا اصلاح معاشرہ کی کتاب کا علم ہو جائے تو

فوراً اپنی لائبریری میں اس کا اضافہ کریں اور اپنی دوسری بہنوں کو خریدنے اور مطالعہ کی ترغیب دیں۔

اور اگر آپ کو کسی ایسی کتاب کا علم ہو جائے جو اخلاق کو خراب کرنے والی ہو، تو اسکے متعلق بھی آپ اپنی بہنوں کو ضرور مطلع کریں تا کہ وہ غلطی سے بھی ایسی کتاب نہ خریدیں جس سے سب کا ایمان خراب ہو۔

27 ۔مطالعہ میں مصروف رہنا انتہائی ضروری ہے۔

اے میرے بہن!

کوشش کر! ہر لمحہ کو قیمتی بنایا جائے اور وقت ضائع کرنے کی بجائے علم و معرفت میں گزارہ جائے۔

☆☆☆

☆☆

گھر سے باہر نکلنا

28۔بغیر ضرورت گھر سے مت نکلیں:

کوشش کرا ے بہن! کہ گھر سے نکلنا نہ ہو! ہاں اگر کوئی ضروری کام پڑ جائے اور باہر جانا ضروری ہو تو گھر والوں کے مشورہ کے بعد بہت ہی مختصر وقت کیلئے جس میں کام مکمل ہو جائے، نکلنے کی اجازت ہے۔

ضرورت سے زیادہ باہر رہنا مناسب نہیں۔

29۔خوشبو لگا کر مت نکلیں:

اگر آپ کو باہر نکلنا پڑے تو خوشبو اور زیب و زینت کرنے سے مکمل اجتناب کریں تا کہ لوگوں کی نظریں آپ کی طرف نہ اٹھیں،

جناب ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا اسْتَعْطَرَتِ الْمَرْأَةُ فَخَرَجَتْ عَلَى الْقَوْمِ لِيَجِدُوْا رِيْحَهَا فَهِيَ كَذَا وَكَذَا)) (ابوداؤد:4173،نسائی:5126)

جب کوئی عورت خوشبو لگا کر لوگوں کے پاس سے گزرتی ہے کہ وہ اسکی خوشبو پائیں تو وہ عورت ایسی ہے ایسی ہے"

یعنی وہ عورت بدکار ہے، زانیہ ہے۔

عزت داغدار ہونے سے بچنے کیلئے بہتر ہے کہ آپ اپنا پورا جسم ڈھانپ کر نکلیں، نہ چلنے میں آواز آئے اور نہ گزرنے سے خوشبو آئے۔

[illegible]۔ اِدھر اُدھر بغیر ضرورت مت دیکھیں:

اے بہن: جب آپ چل رہی ہوں، گلی، محلے، بازار وغیرہ میں ہوں تو نظریں گھما کر دیکھنے اور اِدھر اُدھر بغیر ضرورت جھانکنے سے اجتناب کریں۔ نظروں کا اِدھر اُدھر الجھ جانا خطرے سے خالی نہیں۔

اور جب آپ اپنی مطلوبہ چیز خریدنے لگیں تو دوکاندار سے زیادہ باتوں میں مشغول نہ ہوں۔ زیادہ باتیں کرنے سے بیمار دلوں سے فتنہ بھڑکنے کا امکان ہوتا ہے۔

[illegible]۔ برائی کو اچھا نہ سمجھیں:

جب آپ گھر سے باہر، بازار میں کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھیں تو اس پر

آپ کی طرف سے کراہت کا اظہار ہونا لازمی ہے اگر زبان سے نہیں تو کم از کم دل سے غصہ، ناپسندیدگی اور برائی کا احساس تو ہونا چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾

(پارہ:10، سورۃ التوبۃ: آیت نمبر:71)

مومن مرد و عورت آپس میں ایک دوسرے کے (معاون و مددگار) دوست ہیں وہ بھلائیوں کا حکم دیتے اور برائیوں سے روکتے ہیں۔

32۔ باہر گھومتے رہنے کی عادت اچھی نہیں:

بعض عورتوں نے گھر سے باہر نکلنا اپنا مشغلہ بنالیا ہوا ہے گھر سے باہر نکلتی ہیں اور گھر کی خبر نہیں ہوتی ایسی عورتوں سے خیر کی توقع نہیں رکھی جاسکتی۔ وقت ضائع ہونے کے علاوہ فتنہ کے امکانات سے چشم پوشی نہیں کی جاسکتی۔

میں تو اللہ سے پناہ مانگتا ہوں کہ آپ کا نام اس قسم کی عورتوں میں شامل

نہ ہو کیونکہ یہ عادت بہت ہی ناپسندیدہ ہے۔

33۔ جس چیز کی ضرورت ہو وہی خریدنا:

جب آپ اپنے گھر والوں کے ساتھ یا اپنے خاوند کے ساتھ باہر کوئی چیز خریدنے کیلئے نکلیں تو جس چیز کی ضرورت ہو وہی خریدیں یہ نہ ہو کہ آپ اپنے گھر کو سپر مارکیٹ کی شاخ یا سٹور سمجھتے ہوئے پوری مارکیٹ ہی لا کر گھر بھر دیں۔

یہ انتہائی ناپسندیدہ اور بری عادت ہے کہ جب مارکیٹ کا چکر لگتا ہے تو جو چیز ہاتھ لگے اسے خرید لیا جائے خواہ اس کی ضرورت ہو یا نہ ہو۔

یہ فضول خرچی کی ایک قسم ہے۔

جسے اللہ رب العزت بھی پسند نہیں کرتے۔

اللہ ہم سب کو ہدایت عطا فرمائے۔

دعا

34۔ اے میری بہن! جو مانگنا ہے اللہ سے مانگ:

اے بہن! آپ کمزور ہیں، محتاج ہیں، فقیر ہیں ہمیشہ اللہ کے سامنے اپنے دست دعا بلند کرتی رہا کر! اسی سے معافی کی التجاء کرتی رہا کر، صحت وتندرستی خیر وعافیت، دنیا اور آخرت کی بہتری اسی سے طلب کرتی رہا کر! اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيْمٌ يَسْتَحْيِيْ مِنْ عَبْدِهِ أَن يَّرفَعَ إِلَيْهِ يَدَيْهِ فَيَرُدَّهُمَا صِفْرًا)) (ابن ماجہ: 3117) ترجمہ: آپ کا رب حیادار ہے۔ وہ حیا کرتا ہے کہ جب بندہ اس کے سامنے اپنے ہاتھ اٹھائے تو وہ انہیں خالی واپس لوٹا دے۔ یعنی وہ خالی واپس نہیں لوٹاتا۔

دعا کی قبولیت کیلئے جلدی نہیں کرنی چاہیے! کیونکہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَامِنْ عَبْدٍ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْدُوَ إِبطُهُ يَسْأَلُ اللَّهَ مَسْأَلَةً إِلاَّ

آتَاهُ اللّٰهُ إِيَّاهَا مَالَمْ يَعْجِلْ، قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: وَكَيْفَ عَجَلَتُهُ قَالَ: يَقُوْلُ قَدْسَأَلْتُ وَسَأَلْتُ وَلَمْ أُعْطَ شَيْئًا)) (ترمذی:3969)

کوئی بندہ بھی اللہ کے سامنے اپنے ہاتھ ایسے نہیں اٹھاتا کہ اس کی بغلیں بھی ظاہر ہو رہی ہوں اور وہ اللہ سے کوئی سوال کر رہا ہو مگر اللہ اسے ضرور عطا کر دیتے ہیں لیکن جو جلدی نہ کرے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! وہ جلدی کیسے کرتا ہے۔ فرمایا: وہ کہتا ہے کہ میں نے اللہ سے مانگا ہے، اللہ سے مانگ رہا ہوں لیکن کچھ نہیں ملا۔

اللہ تعالیٰ ہی دعا کو قبول کرتے ہیں لیکن جلدی نہیں کرنی چاہئے!

دعا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ:

اپنی دعا اللہ کی حمد اس کی تعریف اور اللہ کے رسول پر درود و سلام پڑھ کر شروع کریں اور جب اس کا اختتام کریں تو تب بھی اسی طرح حمد و ثناء اور درود شریف پڑھیں۔ جب بھی اللہ سے کچھ چاہئے تو صدقِ دل اور پوری توجہ سے اللہ سے مانگیں! اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((أُدْعُوا اللّٰهَ وَأَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْإِجَابَةِ وَاعْلَمُوْا أَنَّ اللّٰهَ لَا

يَسْتَجِيْبُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ)) (ترمذی:3479)

اللہ تعالیٰ سے دعا اس طرح کیا کرو کہ تم اس کے قبول ہونے کا یقین رکھتے ہو، اور یاد رکھو! کہ اللہ تعالیٰ غافل دل والے کی دعا قبول نہیں کرتے۔

گناہ اور قطع رحمی کی دعا سے ہمیشہ بچتی رہنا!

اگر دعا کی قبولیت کے آثار نظر نہ آ رہے ہوں تو مایوس ہونے کی ضرورت نہیں اللہ سبحانہٗ تعالیٰ اسی دعا کو تیرے لئے آخرت میں (عطا کرنے کیلئے) ذخیرہ کر دیں گے یا پھر اسی دنیا میں آپ کے گناہوں کے کفارے یا کسی آنے والی مصیبت کو ٹال دینے کا سبب بنا دیں گے۔

35۔ اللہ کی قربت حاصل کرنا:

فرائض، نوافل اور ذکر الٰہی اور نیکی کی دعوت دے کر اللہ کی قربت حاصل کرنے کی جدوجہد میں لگی رہو! اللہ کے ہاں اجر عظیم، ثواب کثیر اور اعلیٰ درجات سے نوازی جاؤ گی۔

اللہ کریم تمہیں اپنے ایسے نیک بندوں کی صف میں شامل کرے گا

جن کو نہ اس دنیا میں کسی کا خوف ہوگا اور نہ آخرت میں کوئی پریشانی ، جن کی دعائیں قبول کرتا، جن کی پریشانیوں اور غموں کو دور کرتا اور جن کے دل اطمینان وسکون اور راحت سے بھر دیتا ہے۔

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ترجمۃ الحدیث (بخاری:6502) :اللہ خالق کائنات کا فرمان ہے:

جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی اسے میری طرف سے اعلان جنگ ہے اور میرا بندہ جن جن عبادتوں سے میرا قرب حاصل کرتا ہے اور کوئی عبادت مجھ کو اس سے زیادہ پسند نہیں ہے جو میں نے اس پر فرض کی ہے (یعنی فرائض مجھ کو بہت پسند ہیں جیسے نماز، روزہ، حج، زکاۃ) اور میرا بندہ فرض ادا کرنے کے بعد نفل عبادتیں کر کے مجھ سے اتنا نزدیک ہو جاتا ہے کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں۔

پھر جب میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے،

اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے،

اسکا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے،
اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور
اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اسے دیتا ہوں،
اگر وہ کسی دشمن یا شیطان سے میری پناہ کا طالب ہوتا ہے
تو اسے محفوظ رکھتا ہوں۔

36۔ دیندار سے تعلقات بڑھائیں:

اے میری بہن! جب تو ایسی عورت کو دیکھے جو دین کی پابند اور رب کا حکم ماننے والی ہے تو اس سے تعلقات بڑھا، اس سے محبت کا اظہار کر، اسے اپنی دوست بنا لے کیونکہ اللہ کیلئے محبت کرنے کے بہت فوائد ہیں اور اس کے علاوہ اللہ کا تقرب بھی حاصل ہوتا ہے۔ جیسا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِيْ جَلَالِيْ، لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّوْنَ وَالشُّهَدَاءُ)) (ترمذی: 2390)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری تعظیم کیلئے جو آپس میں محبت کرتے ہیں

ان کیلئے نور کے منبر ہوں گے انبیاء اور شہداء ان پر رشک کریں گے۔

37۔اپنے وقت کی قدر کریں:

اے بہن ! اگر آپ اپنے وقت کی صحیح طریقہ سے تقسیم نہ کرے گی تو وقت ہاتھ سے نکل جائے گا۔اگر تو طالبہ ہے یا گھریلو عورت، کچھ بھی ہو، تجھے اپنے وقت کا اہتمام کرنا ہی ہوگا،

قرآن پڑھنا ہے، حدیث کی معلومات لینی ہیں، اپنے اسکول یا مدرسہ کے دروس یاد کرنے، گھر کے کام کاج، عزیز و اقارب، والدین، خاوند کی خدمت اور لیل و نہار کے اذکار کیلئے بھی وقت نکالنا ہے۔اگر وقت کو صحیح استعمال نہ کیا تو پھر وقت کے ضائع ہونے میں تو کوئی شک نہیں لیکن تمہیں سوائے حسرت و ندامت کے کچھ حاصل نہ ہوگا۔

38۔رزق اور عمر میں برکت کا سبب:

اپنے رشتہ داروں کے ہاں آنے جانے میں برکت ہے۔انکی زیارت کرنا عمر میں زیادتی کا اور رزق میں برکت کا سبب ہوتا ہے آپکو چاہئے کہ اپنے اقرباء اور رشتہ داروں کی زیارت کو فائدہ مند بنائیں، بھلائی

کی باتوں کی تلقین کریں، ناپسندیدہ اور اخلاق رذیلہ والی باتوں سے خود بھی گریز کریں اور اقرباء کو بھی بچنے کی تلقین کریں۔ بلکہ حال واحوال پوچھنے کی مجلس میں ہی انہیں ان فتنہ میں ڈالنے والی چیزوں کے انجام سے مطلع کردیں۔ آپ کا اپنے عزیز و اقارب کی زیارت کرنا خیر و برکات کے نزول وحصول کا سبب بن جاتا ہے۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَأَنْ يُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ)) جسے پسند ہے کہ اس کی روزی میں فراخی ہو اور اس کی عمر دراز کی جائے وہ صلہ رحمی کیا کرے۔ (بخاری:5985)

39۔ گناہ پر فخر نہ کریں:

تمہیں اللہ کے احکام کی کثرت مخالفت اور ان میں سستی گناہ کرنے کا عادی اور مغرور نہ بنا دے۔ کوئی وقت آئے گا کہ اپنی جان پر ظلم کرنے والا غصے سے اپنے ہاتھ کاٹ کاٹ کر کھائے گا۔ اور مومن اپنی نجات پر خوشی کے اظہار سے اپنا ہاتھ لہرا رہا ہوگا۔

قرآن کریم میں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَيَقُولُ هَاؤُمُ اقْرَؤُوا كِتَابِيَهْ
إِنِّي ظَنَنتُ أَنِّي مُلَاقٍ حِسَابِيَهْ﴾

(پارہ:29،سورۃ الحاقہ: آیات 19،20)

ترجمہ: جسے اس کا نامہ اعمال اسکے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ کہے گا کہ یہ لو میرا نامہ اعمال پڑھو! مجھے تو یقین کامل تھا کہ مجھے اپنا حساب ملنا ہے۔لیکن جس نے اپنے آپ پر ظلم کیا ہوگا، وہ اسوقت کی سختی اور ہولناکیوں کو دیکھ کر کچھ نہ کر سکے گا، ماسوا اس کے کہ وہ کہے گا کہ کاش! میں اللہ اور اس کے رسول کی بات کو مان لیتا اور مجھے ایسا انجام دیکھنا نصیب نہ ہوتا۔(صلی اللہ علیہ وسلم)

40۔اپنے دل میں رحم اور نرمی پیدا کریں!

صحابیٔ رسول ﷺ جناب ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيْقٍ اِشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ))الحدیث

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ایک شخص راستے میں چل رہا تھا کہ اسے شدت کی پیاس لگی اسے ایک کنواں ملا اور اس نے اس میں اتر کر پانی پیا۔ جب باہر نکلا تو وہاں ایک کتا دیکھا جو ہانپ رہا تھا اور پیاس کی وجہ سے تری کو چاٹ رہا تھا اس شخص نے کہا کہ یہ کتا بھی اتنا ہی زیادہ پیاسا معلوم ہو رہا ہے جتنا میں تھا چنانچہ وہ پھر کنویں میں اترا اور اپنے جوتے میں پانی بھرا اور منہ سے پکڑ کر اوپر لایا اور کتے کو پانی پلا دیا۔

اللہ تعالیٰ نے اسکے اس عمل کو پسند فرمایا اور اس کی مغفرت کر دی۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہمیں جانوروں کے ساتھ نیکی کرنے میں بھی ثواب ملتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ تمہیں ہر تازہ کلیجے والے پر نیکی کرنے میں ثواب ملتا ہے۔ (بخاری:6009)

صحابیٔ رسول ﷺ جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ حَبَسَتْهَا، حَتَّى مَاتَتْ جُوْعًا فَدَخَلَتْ فِيْهَا النَّارَ)) (بخاری:2365) کہ ایک عورت کو ایک بلی کی وجہ سے

عذاب ہوا، جسے اس نے اتنی دیر باندھے رکھا کہ وہ بھوک کی وجہ سے مرگئی۔اور عورت اسی وجہ سے جہنم میں داخل ہوئی۔

اے میری بہن! ہر ایک چھوٹے اور بڑے پر رحم کر! حتیٰ کہ جانوروں کے ساتھ بھی۔جیسا کہ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ لَا یَرْحَمْ لَا یُرْحَمْ)) جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

41۔غیر اسلامی اعلانات سے متاثر نہ ہوں!

ہر روز نئے سے نئے اعلانات اور اشتہارات جو ہر طرف سے عورتوں کو نئی ثقافت اور روشن خیالی کا نام دیکر فتنے میں ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں ان سے متاثر مت ہونا!

ایک مسلمان شریف النفس عورت کو اسکی پاکیزگی، پردہ اور حیاء کی حدود سے نکالنے کیلئے مختلف وسائل استعمال کئے جا رہے ہیں جن سے خود بچنا اور دوسری بہنوں کو بچانا آپکا کام ہے کہ کہیں غیروں کی تو کیا اپنوں کی ہی باتوں میں آکر روشن خیالی کے جال میں نہ پھنس جائیں، ورنہ عزت محفوظ رہنے کا بھی یقین نہیں اور گناہ سے بچنے کی بھی امید نہیں۔

42۔اپنے دین کو مضبوطی سے تھامی رہو!

اللہ رب العزت کا فرمان ہے: ﴿ وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴾ (پارہ:4،سورۃ آل عمران: آیت نمبر:139)

ترجمہ: تم ہی غالب رہو گے، اگر تم ایمان دار ہو تو۔

اگر آپ اپنے دین پر مضبوطی سے عمل کرتی رہیں گی، سستی اور کمزوری نہ دکھائیں گی تو اللہ رب العزت بھی آپ کو کامیابی سے ہمکنار کرے گا۔ آپ دین اسلام کے احکام کو پھیلانے میں شرم نہ کریں، جہاں اس کی توہین یا اس کا مذاق اڑایا جارہا ہو وہاں بھی اس کے دفاع میں پیچھے نہ ہٹیں! اپنے عقیدے کو تھامے ہوئے اپنے دین پر ڈٹی رہیں۔

43۔ثقافت اسلامیہ کو اپنی غذا بنالیں۔

دینی کیسٹیں، اسلامی تقریریں اجتماعی دینی دروس اور مفید اسلامی محفلیں آپ اپنی غذا بنالیں اور مفید دینی رسالے اور اخبارات کا مطالعہ کرتی رہا کریں۔ جن سے آپ کے علم میں اضافہ ہوتا ہو۔

44۔اچھے اخلاق کو اپنی عادت بنالیں!

گھر میں، اسکول و کالج میں، ہر محفل میں، عزیز و اقارب، دوستوں اور پڑوسیوں میں علم نافع، بھلائی، اخلاق حسنہ اور عادات جمیلہ کو عام کرنے کی کوشش کریں۔

45۔ گھر کے کام کاج میں شرم محسوس نہ کریں:

کوشش کریں کہ گھر کے کام کاج میں اپنے گھر والوں کا ہاتھ بٹائیں، اس میں خیر بھی ہے اور انکی خدمت بھی، جس کے صلہ میں آپ کو نیک دعائیں ملیں گی اور اس میں ایک ایسی ٹریننگ بھی ہے جو انشاء اللہ مستقبل کی زندگی کو کامیاب بنادے گی۔ فارغ بیٹھنے، سستی کرنے یا مدرسہ کے ہوم ورک کے نام سے ہر وقت گھر کے کام کاج سے اعراض کرنا یہ عادت اچھی بھی نہیں اور مزید آپ کو سست بنادے گی۔

46۔ ہر وقت ہشاش بشاش اور مسکراتے رہیں!

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

((تَبَسُّمَكَ فِيْ وَجْهِ أَخِيْكَ لَكَ صَدَقَةٌ)) (ترمذی: 1594)

اپنے بھائی کے سامنے تبسم کرنا بھی آپ کیلئے صدقہ ہے۔

ہشاش بشاش رہنے اور مسکراتے چہرے میں نہ آپ کا کچھ بگڑے گا اور نہ ہی کچھ خرچ کرنا پڑے گا، بلکہ اسی وقت میں آپ اپنی بہنوں اور مجلس میں بیٹھی دوستوں کو اپنی طرف متوجہ بھی کر سکیں گی اور بات بھی با اثر رہے گی، اسی طرح اس میں عزت بھی ہے اور اجر و ثواب بھی۔

47۔ نہ غصہ کریں، نہ غصہ دلائیں!

صحابیٔ رسول ﷺ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدسہ میں حاضر ہوا اور کہا کہ مجھے کچھ نصیحت کیجئے! فرمایا: لَا تَغْضَبْ:

غصہ نہ کیا کر !اس سوال کو اس آدمی نے کئی دفعہ دہرایا تو پھر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی نصیحت فرمائی: کہ

لَا تَغْضَبْ: **غصہ نہ کیا کر** !(بخاری:6116)

اور میری بہن! آپ جانتی ہیں کہ یہ غصہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”کہ غصہ شیطان کی طرف سے ہے اور شیطان آگ سے پیدا کیا گیا

ہےاور آگ پانی سے بجھائی جاتی ہے،

لہٰذا: جب کسی کو غصہ آئے تو وضو کر لیا کرے۔(احمد)

تو اے میری بہن! دوسروں کی غلطیوں اور گستاخیوں کو معاف کرنے کی عادت بنالے، تو تیرا کردار حلیمی سے مزین ہو جائے گا۔

48۔ کفار کی عادات نہ اپنائیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ)) جو کسی کی مشابہت کرتا ہے وہ انہیں میں سے ہوتا ہے۔(ابوداؤد: 4031)

کفار کی تقلید کرنے سے بچ جائیں! انکی عادات خصوصاً کھانے پینے لباس وغیرہ کے طریقے اپنانے سے اجتناب کریں۔

49۔ نماز میں تاخیر نہ کریں:

بہت سی عورتیں ایسی ہیں جو نماز کے بارے میں سستی کرتی ہوئے اسے لیٹ کر دیتی ہیں گھر کے کام کاج یا فضول باتوں میں مشغولیت کی بناء پر خصوصاً شادیوں، ولیموں کی محفلوں میں بہت ہی غفلت کر دیتی ہیں۔

(نعوذ باللہ من ذلک) میں اللہ سے پناہ مانگتا ہوں کہ آپ ان جیسی ہو جائیں جبکہ آپ سب اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے فرمان کو پڑھتی ہیں:

﴿فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ﴾

(پارہ نمبر:30،سورۃ الماعون: آیت نمبر:4،5)

ہلاکت ہے ان مصلیوں، ان نمازیوں کیلئے جو اپنی نمازوں میں سستی کرجاتے ہیں: یعنی نمازوں میں تاخیر کر جاتے ہیں کہ نماز کا وقت بھی نکل جاتا ہے۔

50۔ نفس کا تزکیہ ہونا لازمی ہے:

نفس کے تزکیہ کیلئے بہترین ذریعہ روزہ ہے جس کی اہمیت بھی بہت ہے اور اس کا اجر بھی بہت۔ انسان کے تزکیہ نفس اور اصلاح قلب کیلئے ان کا بہت بڑا کردار ہے۔

کتنا ہی بہتر ہو کہ آپ نفلی روزوں کو جیسے شوال کے چھ اور ہر مہینہ میں تین روزے ہیں، اپنی عادت میں شامل کرلیں۔

☆☆☆

فہرست

نمبر	عنوان	صفحہ

نمبر	عنوان	صفحہ